سوال

(248) فجر کی سنتیں پڑھنے کا صحیح وقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فجر کی سنتیں اگر جماعت سے قبل نہ پڑھی جائیں تو کیا فرض کے بعد پڑھی جا سکتی ہیں ؟ نیز پڑھنے کا ثبوت کیا ہے صحیح حدیث سے ثابت کریں جبکہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعات پڑھی عصر کے بعد لیکن آپ ﷺ نے ہمیشہ پڑھی ایک روایت مشکوٰۃ ص ۹۵ پر ہے « عَن مُحمدِ ابنِ اِبرَاهِیمَ عَن قَیسِ بنِ عَمرٍو» نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو فجر کے فرض کے بعد دیکھا دو رکعات پڑھتے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میری دو سنت رہ گئی تھیں نبی اکرم ﷺ سن کر خاموش ہوگئے ۔ لیکن امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ متصل نہیں ہے کیونکہ محمد ابن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے سنا نہیں منقطع روایت کیسے حجت ہو سکتی ہے ؟ اور امام طحاوی رحمہ اللہ نے جو حدیث ام سلمہ سے بیان کی کہ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہم قضائی دیں تو آپ نے فرمایا نہیں ۔ اس کی سند کی وضاحت کریں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فجر کی سنتیں اگر جماعت سے قبل نہ پڑھی جا سکیں تو فرض نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل انہیں پڑھنا درست ہے ۔

اولاً : تو اس لیے کہ فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرضوں کی طرح سورج طلوع ہونے تک ہے اور نماز نفل ہو خواہ فرض وقت کے اندر پڑھنا ادا ہے اور وقت کے بعد پڑھنا قضاء ہے اور ہر صاحب علم جانتا ہے کہ اداء قضاء پر مقدم ہے ۔

ثانیاً : اس لیے کہ قیس رضی اللہ عنہ والی حدیث موجود ہے ترمذی والی سند واقعی منقطع ہے اور منقطع حجت نہیں ہوتی مگر قیس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی سند مستدرک حاکم صحیح ابن حبان ، صحیح ابن خزیمہ اور سنن دار قطنی میں متصل بھی موجود ہے ۔ ظہر کے بعد والی دو رکعتیں عصر کے بعد بطور قضاء آپ ﷺ نے صرف ایک دن ہی پڑھی تھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا والی روایت ''ہم بھی قضاء دیں فرمایا نہیں'' ضعیف ہے ۔ (حدیث ام سلمہ حدیث حسن أخرجہ في المسند باسناد جید۔ تحقیق ابن باز علی فتح الباری ۔ کتاب مواقیت الصلاة)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

[نماز کا بیان ج1ص213](#)

[محدث فتویٰ](#)